

جادو کی مذمت

مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ہ احمدک اللھم یا مجیب کل سائل والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من ھو افضل الوسائل و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ ذوی الفضائل۔

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ہ

واتبعوا ما تتلوا الشیٰطین علیٰ ملک سلیمان وما کفر سلیمٰن و لکن الشّٰطین

کفروا یعلمون الناس السحر ۔ صدق اللّٰہ العظیم

ان اللّٰہ و ملائکتہ' یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ ...... و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللّٰہ

مولای صل وسلم دائما ابدا ...... علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھمٖ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار عالیشان میں ہدیہ دُرود وسلام عرض کرنے کے بعد۔

وارثان منبر ومحراب ارباب فکر ودانش ...... اصحاب محبت ومودّت محتشم حضرات وخواتین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام فہم دین کورس میں آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے۔

جادو کی مذمت

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اس کے ابلاغ وتبلیغ اور اس پر عمل کی توفیق فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو جادو کے اثرات سے محفوظ فرمائے۔

ادارہ صراطِ مستقیم ہر اُس کام کی حمایت کرتا ہے جس کا حکم رب ذوالجلال نے دیا ہے اور جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کیلئے حکم ارشاد فرمایا اور ہر اُس کام کی مخالفت ہمارے منشور کا حصہ ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کو روکا اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہی کا اعلان فرمایا۔

ہمارا ماحول مختلف قسم کی بیماریوں کا گڑھ بن چکا ہے۔ کچھ بیماریاں اعتقادی ہیں اور کچھ بیماریاں عملی ہیں اور دن بدن وہ بیماریاں ماحول میں زیادہ سے زیادہ پھیلتی جارہی ہیں۔

جادو وہ وبا اور وبال ہے کہ جو ہمارے ماحول اور سوسائٹی میں بہت زیادہ زور پکڑ چکا ہے، المیہ یہ ہے کہ اس گناہِ کبیرہ کو کوئی گناہ نہیں سمجھا جارہا اور اس حرام کام کی حرمت کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جارہی۔ اللہ تعالیٰ کے فرامین اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے آج کا مسلمان الا ماشاء اللہ جادو کے دھندے میں گرفتار ہو چکا ہے۔ خود کر رہا ہے یا کسی سے کروا رہا ہے یا اُس کے اثراتِ بد کا شکار بنا ہوا ہے۔ ایسے میں یہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس نسخہ کیمیا قرآن مجید جب موجود ہے تو اُس کی رہنمائی میں اس مسئلہ کے جو پہلو ہیں، اُن کو زیرِ بحث لایا جائے قرآن وسنت کی روشنی میں مومن کا اس سلسلہ میں جو کردار ہونا چاہئے، اُس کردار کو اُجاگر کیا جائے۔

قرآن مجید میں کئی بار سحر کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے پیروی کی اُس چیز کی جس کو شیطان حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں پڑھا کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ جادو جو اتارا گیا دو فرشتوں پر جو بابل مقام پر ہیں یعنی ہاروت اور ماروت وہ کسی کو اس کی تعلیم نہ دیتے یہاں تک کہ وہ کہتے صرف اور صرف ہم آزمائش ہیں اور تو کفر نہ کر ہم سے سیکھ کر تم کفر نہ کرو۔ لوگ اُن سے سیکھتے اُس چیز کو جس کے ذریعے سے وہ مرد اور اُس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈالتے اور وہ جادو کے ذریعے سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ کے اذن سے وہ ایسی چیز سیکھتے ہیں جو اُن کو نقصان دیگی فائدہ نہیں دیگی اُن لوگوں کو پتا ہے کہ جس چیز کو انہوں نے خرید لیا ہے آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہے اور بیشک کیا بُری چیز ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے کسی طرح انہیں علم ہوتا۔ (سورۃ البقرۃ:۱۰۲)

قرآن مجید کے اس مقام پر جادو کی تعلیم کو کفر کہا گیا اور جادو سیکھنے کو حرام قرار دیا گیا اور اس کو فتنہ کہا گیا اور اس کو بندے کیلئے نقصان دہ قرار دیا گیا اور خسارے کا سودا کہا گیا اور انسان کو اس چھوٹے سے کام کی وجہ سے کتنا نقصان ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر جو بندہ کسی کو جادو کر کے دیتا ہے اگرچہ وہ ڈھیروں پیسے لیتا ہے اُس نے آخرت کے مقابلے میں ایک ادنیٰ چیز کو چن لیا ہے اور اعلیٰ چیز کو چھوڑ دیا ہے۔ ایسے ہی کسی کے بارے میں جادو کروا کے اُسکے کاروبار میں رُکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے یا اُس کو زیر کرنا چاہتا ہے اُس کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور خود فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے' یہ جو کچھ بھی اُس نے کیا آخرت کے مقابلے میں بڑا گھٹیا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لو کانوا یعلمون اگر انہیں اس کا پتا چل جائے کہ اس سے اُن کا کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے یا کتنا سخت خمیازہ کل قیامت کے دن بھگتنا پڑے گا تو کبھی بھی وہ اس دھندے میں مصروف نہ ہوں۔ اس میں فتنہ کا لفظ بولا گیا۔ اُس وقت سے وہ آزمائش شروع ہوئی آج تک یہ آزمائش موجود ہے۔ بابل کا تذکرہ بھی اس میں موجود ہے کچھ لوگوں میں اس سلسلے میں بے سروپا قصے بھی رائج ہیں، جہاں قرآن میں ذکر ہے وہ صرف اتنا ہی ہے۔ فرشتوں کا کنویں میں لٹکے ہونے کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور جس وقت بندہ عراق میں زیرِ تعلیم تھا تو میں بابل میں گیا ہوں اور وہ کنواں بھی میں نے دیکھا ہے اردگرد کے حالات بھی دیکھے ہیں اب وہاں ایسی کوئی چیز کہ فرشتے وہاں لٹکے ہوئے نظر آئیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قرآن میں صرف اتنا ذکر ہے کہ بابل میں ہاروت و ماروت پر وہ چیز اُتاری گئی۔

جادو کی اقسام

جادو کی ابتدائی طور پر دو قسمیں ہیں:۔

پہلی قسم...... جادو کی پہلی قسم تخییل ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ محض خیال ہی خیال ہوتا ہے قرآن مجید میں اس قسم کا ذکر موجود ہے۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے فرعون کے جادوگر آ گئے اور انہوں نے اپنی رسیاں پھینکیں اور وہ سانپ بن گئے۔ یخیل الیه من سحرهم انها تسعٰی (سورۂ طہٰ:۶۶) اُن کے جادو کی وجہ سے آپ کو یہ خیال دیا گیا کہ وہ رسیاں دوڑ رہی ہیں۔ اس میں تخییل کے الفاظ موجود ہیں۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، یہ وہ شعبدہ بازیاں ہیں۔ سحروا اعین الناس لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیتے ہیں۔ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ وہ چیز نظر آ رہی ہوتی ہے۔ جادو کی یہ قسم محض تخییل ہے اور اس کا واقع اور حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسری قسم......

اظهار فارق للعادة من نفس شريرة خبيثة بمباشرة اعمال مخصوصة

خرق عادت کسی چیز کا اظہار کرنا، خبیث نفس کی طرف سے مخصوص اعمال کرنے سے۔

یہ جادو کی دوسری قسم ہے۔ جادو کرنے والے کی مناسبت شیطانوں سے پیدا ہو چکی ہے، شیطانوں کا کہنا ماننے کے مطابق الفاظ کے اتنے چلّے کاٹ لئے ہیں کہ اسے شیطانوں کا قرب حاصل ہو چکا ہے اور پھر شیطانوں کے تعاون کو حاصل کرتے ہوئے کسی حیثیت سے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور کفر ہے۔ مگر واقع میں ایسا موجود ہے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ نے اُمت کے جمہور علماء کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ بذریعہ جادو کسی کو اثراتِ بد سے دوچار کرنا یہ ایک حقیقت ہے محض خیال نہیں ہے۔ ایسا شواہد سے انہوں نے ثابت کیا کہ ایسا ہو جاتا ہے، اگرچہ کرنا حرام ہے اور کروانا بھی حرام ہے لیکن جو اُس کی واقع میں ایک حیثیت ہے اُس کے اثرات کو ان علماء نے بیان کیا۔

جادو اور کرامت میں فرق

کچھ لوگ معاذ اللہ جادو کو اپنی روحانیت قرار دیتے ہیں اور جادو کو اپنی کرامت قرار دیتے ہیں اور جادو کے استعمال کے بعد کی کیفیات کو اپنی ولایت قرار دیتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ میں جادو اور کرامت کے درمیان زمین و آسمان کا فرق موجود ہے۔

پہلا فرق......

ان السحر انما یظهر من نفس شریرة خبیثة والکرامة انما تظهر من نفس کریمة مومنة

جادو خبیث اور شریر نفس کا تقاضا ہے، جبکہ کرامت نفس کریمہ اور مومنہ کی ایک حالت ہے، جادو کسی کی خباثت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جبکہ کرامت کا ظہور کسی کے باطن کی صفائی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اُس کی طبیعت پر اللہ کے انوار کے نزول کی وجہ سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔

دوسرا فرق......

ان السحر اعمال مخصوصة معینة من السیات لیس فی الکرامة کذالک

جادو صرف تعلیم و تعلم سے آتا ہے، جادو سیکھنا پڑتا ہے اور جادو کا کوئی سکھانے والا ہوتا ہے۔

جبکہ کرامت میں تعلیم و تعلم کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

ولایت کے لحاظ سے تو اس میں علم ہے لیکن کرامت کے ظہور اور صدور کے لحاظ سے اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ یہ کرامت کے ظاہر کرنے کا طریقہ ہے۔ جو پڑھایا جائے اور پڑھا جائے۔ کرامت کا ظہور خود بخود اللہ کی قدرت سے ہوتا ہے۔ جبکہ جادو کو تعلیم و تعلم کے ساتھ آگے بڑھایا جاتا ہے۔

تیسرا فرق......

ان السحر مخصوص بازمنة معینة والکرامة لا تعین لها بالزمان

جادو کی پاور ہر وقت کی نہیں ہوتی بلکہ مخصوص اوقات اور معین مقامات اور معین صورتوں میں ہوتی ہے

جبکہ کرامت کے لحاظ سے کسی مکان و وقت کا کوئی تعین نہیں ہے۔

ان الساحر يفسق و يتصف بالرجس (نضرة النعيم: ١٠ /٤٦٠١ ، دستور العلماء ١/١٦٣)

جادوگر نجاست کا پلندہ ہوتا ہے۔ جب تک وہ گندہ نہیں ہوگا، اُس وقت تک اُس کا جادو اثر انداز نہیں ہوگا۔

یہاں تک کہ جتنا زیادہ عقیدہ اُس کا غلط ہوگا، کفر زیادہ ہوگا اتنا اُس کا جادو پاورفل ہوگا اور جتنی اُس کی اور گندی حالت ہو اُس کے لحاظ سے اُس کے جادو میں پاور آئے گی کیونکہ جادو اثر ہی شیطانیت کا ہے اور شرارت کا اثر ہے، جس وقت اُس کی شرارت عروج کو پہنچی ہوگی اتنا ہی اُس کا جادو بھی تیز ہوگا۔

جبکہ کرامت ولایت کا ایک مظہر اور ایک منظر ہے، اس میں انسان کے باطن میں جتنی صفائی ہوگی اور جس قدر وہ پرہیزگار ہوگا اور جس قدر اُس کے نفس کو اطمینان ہوگا اسی قدر اُس سے کرامت کا ظہور بوقتِ ضرورت ہوسکتا ہے۔ لیکن ولایت میں یہ شرط نہیں ہے کہ ضرور اُس کی ولایت کا ظہور ہو، سب سے بڑی کرامت دین پر استقامت ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

یہاں پر جادو کا مدار فسق پر ہے کفر پر ہے اور خباثت پر ہے تو جس قدر بندہ اللہ کا بڑا دشمن ہوگا، اسی قدر اُس کا جادو زیادہ تیز ہوگا جو بندہ جس قدر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کا بھگوڑا ہوگا، وہ اُسی قدر شیطان کا زیادہ قریبی ہوگا اور شیطان اُس سے زیادہ تعاون کرے گا اور اُس کے جادو میں زیادہ اثر موجود ہوگا۔

اسی وجہ سے اگر جادوگروں کا گریڈ بیان کیا جائے، جو بتوں کے پجاری جادوگر ہیں، اُن کا جادو اہل کتاب کے جادو سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے جادو سے ایک مشرک کا جادو زیادہ پاورفل ہوتا ہے۔ پھر اہل کتاب کا جادو نام نہاد مسلمان کے مقابلے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اس اُمت کا کوئی فرد معاذ اللہ جادوگر بن جائے تو اس کے جادو کے مقابلے میں ایک یہودی کا جادو پاورفل ہوگا۔ جس طرح یہودی یا عیسائی شیطان کے پنجوں میں جکڑا ہوا ہے، یہ اُس کا غلام ہے۔

لیکن مسلمان شیطان کا غلام نہیں ہے اگرچہ اس نے بھی جادو کا دھندا کر کے اپنے آپ کو شیطان کی غلامی میں ڈال لیا ہے اور شیطان کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا ہے لیکن پھر بھی یہ اُس گندے مقام پر نہیں پہنچا جس پر وہ یہودی اور عیسائی پہنچ چکا ہے۔

یہاں سے ہی اندازہ کر لیں کہ اس شعبے میں کتنی غلاظت اور کس قدر اس میں تباہی ہے اور اُس کے ایمان کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے وہ شیطانی چلے کاٹتا ہے، وہ شیطانی مناسبت پیدا کرنے کیلئے اپنے آپ کو اُن کے طریقوں کی طرف مائل کرتا ہے، پھر وہ گندگی کا پلندہ بن جاتا ہے۔ اُس کے پاس جو جا کر بیٹھتا ہے اور اُس سے جو باتیں جا کر پوچھتا ہے اور پھر وہ باتیں جن کا تعلق غیوب کے ساتھ ہے وہ پوچھتا بھی ہے اور دل میں اُس کی تصدیق بھی کر دیتا ہے کہ یہ شخص صحیح بتا رہا ہے اور سچ بتا رہا ہے تو یہ پوچھنے والا بھی اپنے ایمان کی حلاوت کھو بیٹھتا ہے۔

آج ہمارے ماحول میں ایسی جا بجا دوکانیں بنی ہوئی ہیں اور ایسے جا بجا لوگ بیٹھے ہیں، جو لوگوں کے ایمان سے کھیل رہے ہیں اور ماحول میں اہل ایمان کو یہ پتا ہی نہیں چل رہا کہ یہ کتنا خطرناک کام ہے کہ اس سے بندے کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور جس کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اُن کے لحاظ سے جو وبال اور عذاب ہے وہ علیحدہ ہے۔ جس طرح ہاتھ سے کسی کو ماریں تو شریعت میں اُس کا مواخذہ ہے۔ کسی کا ایک دانت نکال دیں تو شریعت میں اُس پر پانچ اونٹ لازم آجاتے ہیں۔ اگر جان بوجھ کر نکالا تو دانت کے بدلے میں دانت نکالا جائے گا۔ تو اس طرح جادو کے ذریعے سے جو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کاروبار کا یا جان کا نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے اپنے ایمان کے نقصان کے علاوہ اسے کل قیامت کے دن یہ خمیازہ بھگتنا پڑے گا کہ اس نے فلاں شخص کو اتنا نقصان پہنچایا لہٰذا اس کو اتنی بڑی سزا دی جائے۔

دُنیا میں اس کے قواعد شریعت نے بیان کئے ہیں کہ جب ثابت ہو جائے اور کوئی بندہ جادو کروانے کا اِقرار کرے تو اُس پر شریعت میں حدیں اور سزائیں موجود ہیں۔ جادو کی انتہائی سزا قتل ہے۔ جس کا شریعت میں واضح طور پر اظہار کیا گیا ہے۔

ہر انسان کو اس سلسلہ میں حساس رہنا چاہئے اور کبھی بھی کسی موڑ پر انسان کو جادو کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔

سات ھلاک کرنے والی چیزیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے اجتناب کرو اور یہ سات کبیرہ گناہ ہیں، جن سے ہلاکت ہوتی ہے۔ کہا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون سی سات چیزیں ہیں؟ ہمیں پتا چل جائے تاکہ ہم اُن کے بارے میں بچ کے رہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیان نہ کیا ہوتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ہمیں ہمارے نبی علیہ السلام بتا کر ہی نہیں گئے۔ لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما کر گئے ہیں۔ میں نے تمہیں روشن ملت پہ چھوڑا ہے۔ اُس دین کی رات اتنی روشن ہے جتنا دن روشن ہوتا ہے۔

(بخاری شریف باب رمی المحصنات ،حدیث نمبر:۶۳۵۱)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو انسان کو ہلاک کردینے والی ہیں اُن میں پہلی چیز یہ ہے:۔

(۱) الشرک باللّٰہ

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، موبقات میں سے ہے اس کے بعد انسان سونے کا بھی ہو نہیں بچتا، شرک کی وجہ سے انسان خائب وخاسر اور ہلاک ہوجاتا ہے اُس کی انسانیت کی کوئی قدر اور عزت نہیں رہتی۔

(۲) السِّحرِ

جادو بھی موبقات میں سے ہیں، دوسرے نمبر پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کا ذکر فرمایا۔ آج انسان کے سامنے شرک بہت بڑا بوجھ کہ مَیں جلنا تو قبول کرلوں گا لیکن شرک نہیں کروں گا اور یہ مومن کی شان ہے کہ وہ شرک سے محفوظ رہتا ہے لیکن دوسرے نمبر پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جادو کا ذکر کیا، جس کی وجہ سے بندے کا ایمان بھی ختم ہوتا ہے اور اعمال بھی ختم ہوجاتے ہیں اور اس خطرناک حیثیت سے لوگوں کی توجہ ہٹ چکی ہے کوئی بھائی کے خلاف جادو کروانے جارہا ہے اور عورتوں کے اندر اس کے سلسلے موجود ہیں ایمان کیلئے جادو خطرناک ہے جادو کروانا گویا اپنے ایمان کو بیچنا ہے، لہٰذا جادو کرواکے اپنے ایمان کو بیچ آنا کب ایک انسان کو گوارا ہوسکتا ہے۔

(۳) قَتَلُ النَّفسِ

تیسرے نمبر پر یہ ہے کہ کسی مومن کو ناجائز قتل کردینا یعنی وضاحت کے بغیر محفوظ خون والے کو قتل کردینا موبقات میں سے ہے۔

(۴) اَکُلُ مَالِ الْیَتِیمِ

یتیم کے مال کو کھاجانا موبقات اور مہلکات میں سے ہے۔

(۵) اَکُلُ الرِّبَا

سود کھانا بھی ہلاک کردینے والی چیزوں میں سے ہے۔

(۶) والتَّوَلِیَ یَوْمَ الزَّحفِ

میدانِ جنگ عین لڑائی کے وقت جو پیٹھ دے کر بھاگ جائے تو یہ بھی گناہِ کبیرہ میں سے ہے جس سے اُس کی زندگی تو بچ جائے گی لیکن اُس کا ایمان برباد ہوجائے گا، جو جان سے پیار کرتے ہوئے بھاگ گیا ہے۔

(۷) قَذفُ الْمُحصَنَاتِ

پاک دامن عورت پر بدی کا الزام لگانا بھی موبقات میں سے ہے۔ الزام لگانے والے کی ایمانی زندگی تباہ وبرباد ہوجاتی ہے۔

جادوگر، کاهن اور نجومی کا انجام

حضرت عمران حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا وہ میرا نہیں ہے جو بدفالی کرتا ہے اور وہ جونجومیوں کے پاس جاتا ہے اور وہ بھی میرا نہیں جو جادوکرتا ہے یا اُسکی وجہ سے کسی پر کیا جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب ۱۸/۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرما کر اپنی طرف سے بیزاری کا اظہار کردیا، وہ ہزار دعویٰ کرتا رہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں مسلمان ہوں اور وہ یہ کام بھی کرے تو وہ میرا نہیں ہے اور جس نے یہ کام کروائے وہ بھی میرا نہیں ہے۔اس سے بڑا خسارہ انسان کا اور کیا ہوسکتا ہے کہ جو رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں وہ اپنے دربار سے دھکا دے کر باہر نکال دیں۔ کیونکہ تو جادوگر کے پاس گیا ہے اس واسطے تو میرا اُمتی نہیں ہے، چونکہ تو نے جادو کیا ہے چونکہ تو نجومی بنا ہے، اس واسطے تو میرا امتی نہیں ہے اور کسی نجومی کے پاس اپنی قسمت معلوم کرتے کیلئے گیا ہے تو میں تم سے بری ہوں بیزار ہوں تیرا میری امت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے آپ نے اپنی امت کو آگاہ فرمادیا ہے کہ جس کو تم معمولی سمجھتے ہو اور ان باتوں میں پڑجاتے ہو اور کوئی اس میں کسی طرح دھندے میں مصروف ہوجاتا ہے اور پھر لوگوں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں اپنا ایمان بیچنے کیلئے وہاں پہنچ رہے ہیں کوئی بندہ اُس سے کوئی چیز پوچھ رہا ہے اور کوئی کسی چیز کے بارے میں پتا کرارہا ہے اور اُس پر باقاعدہ بندے اپنا ذہن بنا بیٹھتے ہیں کہ اُس نے جو کہا ہے واقعی وہ سچ کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے:۔

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جو بندہ عراف کے پاس گیا یعنی نجومی کے پاس گیا۔ (الترغیب والترھیب ۱۹/۴)

کاھن اور عرّاف میں فرق

کاہن اور عراف میں فرق یہ ہے کہ عراف صرف ماضی کی باتیں بتاتا ہے اور کاہن ماضی اور مستقبل دونوں کی باتیں بتاتا ہے کہ مستقبل میں تمہارے ساتھ یہ ہوجائیگا۔عراف ماضی کے بارے میں کہتا ہے کہ ماضی میں ایسا ہوا تھا۔ یہ سارا جادو کا موضوع ایسا ہے کہ جنہیں اپنی کوئی خبر نہیں وہ غیب کے دعوے کئے بیٹھے ہیں اور لوگوں کی چیزوں کے بارے میں اور مختلف حالات کے بارے میں سپیشلسٹ بنے ہوئے ہیں اور اپنی زبان سے بار بار کفر کا اقرار کررہے ہیں۔

تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کو اس مرض سے بچانے کیلئے واضح طور پرفرمادیا کہ جو شخص ان لوگوں کے پاس جائے گا اور پھر جاکر پوچھے گا۔ لوگ آگے ہاتھ کرتے ہیں کہ بتاؤ میری قسمت کیسی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اب میں تم سے بیزار ہوگیا ہوں اب تو میرا اُمتی نہیں ہے۔ لوگ جاکر پوچھ رہے ہیں کہ میری فلاں چیز گم ہوگئی ہے بتاؤ کس نے وہ چیز اُٹھائی ہے' اتنے سے ہی ایمان ضائع ہوگیا۔ جب اُس نے سمجھا کہ اس بندے کو پتا چل سکتا ہے، یہ بتا سکتا ہے اور پھر لوگ باقاعدہ ذہن بنا لیتے ہیں، دشمنیاں اور جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں کہ تمہارا نام فلاں نے بتادیا ہے تم نے میری چیز اُٹھائی ہے تو اس طرح کا جو فتنہ فساد ہے وہ ایک تیسرا بڑا جرم ہے۔

جادوگر کے عمل کی تصدیق کا وبال

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ کسی جادوگر کے پاس چل کر گیا جو عراف کے پاس گیا یا نجومی کے پاس گیا یا جادوگر کے پاس گیا اور پھر اُس سے کسی چیز کا سوال کیا پھر اُس نے آگے سے جواب دیا۔ پھر اس پوچھنے والے نے تصدیق کی واقعی تم یہ ٹھیک بتا رہے ہو۔ تصدیق کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا دل مطمئن ہو جائے کہ وہ جو بتا رہا ہے وہ صحیح بتا رہا ہے۔ اُس نے اُس چیز کا انکار کر دیا جو اللہ نے میرے اوپر نازل فرمائی ہے، وہ منکرِ قرآن بن گیا، وہ منکر ایمان ہو گیا، وہ دین کا منکر ہو گیا اور اُس نے میرا انکار کر دیا، میری رسالت کا انکار کر دیا، میرے ربّ کی الوہیت کا انکار کر دیا، جادوگر کی بات کو مان کر میرے لائے ہوئے دین کا انکار کر دیا۔ یہ کتنا بڑا انسان کیلئے خسارہ ہے لیکن وہ اس کو معمولی سا کام سمجھ بیٹھا۔ چلو تھوڑی سی اُس سے بات چیت کر آتا ہوں، تھوڑی سی معلومات کرا آتا ہوں، لیکن جب ذہن اُس طرف مطمئن ہو گیا اور قائل ہو گیا اور جس نے اس بات کی تصدیق کر دی وہ کفر کرنے والا ہے۔

اس نے کتنی بڑی جسارت کی کہ جادو سیکھنے کو کفر کہا گیا اور حرام کہا گیا، آگے جو جادو کر رہا ہے وہ تو کفر کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اللہ کے دربار کا دھتکارہ ہوا انسان ہے۔ راندہ ہوا ہے اور اللہ نے اُس کو اپنے دربار سے نکال دیا ہے اور جس کو ربّ اپنے دربار سے نکال دے اُس کے پاس بیٹھنے سے اُس کا نام بھی دھتکارے ہوئے لوگوں کی لسٹ میں آ جائے گا۔

انسان کو تو چاہئے کہ وہ اللہ کے محبوبوں کے پاس جائے جہاں جانے سے رستے میں فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اُس بندے سے کہتا ہے ربّ کہہ رہا ہے کہ تو نے میرے بندے کو محبوب بنایا میں نے تجھے اپنا محبوب بنا لیا ہے۔

جو کسی راہِ جادو میں نکلتا ہے، کسی عامل اور جادوگر کے پاس جاتا ہے۔ یہ جانا ہی اتنا نحوست کا عمل ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بندے نے اُس کا انکار کر دیا جو نبی علیہ السلام پر نازل کیا گیا تھا۔

ما انزل علیٰ محمّد (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ مجھ پر نازل کیا گیا اُس کا انکار کر دیا۔

ایک آیت کا منکر بھی کافر ہو جاتا ہے یہ تو سارے قرآن کا انکار کر بیٹھا اور اس نے سارے دین کا انکار کر دیا۔ یہاں پر یہ ہے کہ وہ جادوگر سے پوچھتا ہے اور پھر اس کی دل میں تصدیق کر دیتا ہے۔

اگر جادوگر سے پوچھے اور دل مطمئن نہ ہو اور یہ کہے کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ یہ نہیں بتا سکتا اس کا یہ انکل پچو ہے۔ لیکن پھر بھی اُس کے پاس جانے سے کتنا نقصان ہو گیا اگرچہ یہ ذہن نہیں ہے کہ یہ سچ بتاتا ہے لیکن صرف اُس کے ڈیرے اور اڈے پر جا بیٹھا اور جہاں کفر ہو رہا تھا اُس ماحول میں بیٹھنے کی وجہ سے اور جا کر سوال کرنے کی وجہ سے اس کا کتنا نقصان ہو گیا۔

کاھن کے ساتھ بیٹھنے والے پر اثر

حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کاہن سے جا کر پوچھا اور تصدیق کردی تو اس کی وجہ سے اس نے سرکار علیہ السلام کے دین کو خود چھوڑ دیا ہے اور جو بندہ جادوگر کے پاس گیا ہے لیکن اُس نے تصدیق نہیں کی، جو جادوگر نے پوچھنے پر جواب دیا وہ اُسکے دل کو اچھا نہیں لگا تو میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں اس کا کتنا نقصان ہوگیا۔ چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (الترغیب والترھیب ۱۸/۳)

اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے دربار میں قبول نہیں کرے گا۔ یہ مسجد میں جائے گا اور سجدہ کرے گا تو ربّ دھتکار دے گا کہ میں تیرے سجدے کو قبول نہیں کرتا تو میرے دشمن کے پاس کیوں گیا ہے۔ تو ایک جادوگر کے پاس گیا ہے۔ جادوگر سے جا کر تو نے پوچھا ہے۔ اس واسطے چالیس دن کیلئے اُس کو ربّ کے دربار سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

اس واسطے میرے بھائیو! یہ چیزیں اچھی طرح ذہن میں رکھنے کی ہیں، راہ زندگی میں اس کو اپنے لئے رہنما سمجھیں یہ ہمارا دین محض خطبوں اور کورسز کیلئے نہیں محض کانوں کی لذت کیلئے نہیں یہ اصل میں اُس پے عمل کرنے کیلئے ہے اور مشعل راہ اسکو بنا دیا جائے تو یہ شریعتِ مطہرہ ہے اور یہ قرآن کی آواز ہے اور یہ سنت کا فیصلہ ہے کہ یہ کام حرام ہے۔ یہ کفر ہے جس وقت ایک بندہ سیکھ کر جادو کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اُس کا کفر بھی غالی درجے کا بن جاتا ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جادوگر شیطان کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے پاور فل ہوگیا ہے اب میں اُس کے جادو سے بچ ہی نہیں سکتا چونکہ قرآن مجید فرما رہا ہے: وما هم بضارين به الا باذن الله جادوگر جادو کی وجہ سے کسی کو نقصان نہیں دے سکتے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ حکم اس میں خدا کا ہوتا ہے جیسے کوئی تلوار مارے اور گلا کٹ جائے تو اس میں یہ نہیں کہ وہ تلوار اللہ کے حکم کے بغیر چل گئی اس نے اس کو طاقت دی کہ وہ اس کو اچھے کام میں بھی استعمال کرسکتا تھا اور اُسے برے کام میں بھی استعمال کرسکتا تھا۔ اس نے ناجائز قتل کیا اُس نے وہ طاقت برے کام میں استعمال کرلی تو یہ تلوار جو تھی تو وہ کوئی اور خدا نہیں ہے اللہ کے حکم سے ایسا ہوا ہے مگر مجرم یہ انسان ہے، جس نے اللہ کی دی ہوئی طاقت کو غلط کام میں استعمال کیا ہے۔

ایسے ہی جو شیطانوں کی طاقتیں ہیں وہ کوئی معبود باطل نہیں ہے کہ جس نے اُن کو دی ہوئی ہو وہ اللہ ہی کی دی ہوئی ہے اور آزمائش اور ابتلاء کیلئے ہے، جس وقت ایک انسان اُن طاقتوں کو حاصل کر رہا ہے تو یہ اللہ کی حکومت سے باہر نہیں ہے اللہ کی حکومت کے اندر ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اُس کے حکم کے بغیر نہیں ہوسکتا، اس واسطے کوئی جادوگروں کی طاقت کا کلمہ نہ پڑھ لے اور کوئی ان شیطانوں کی طاقتوں کے سامنے سرنگوں نہ ہوجائے۔ میرے ربّ کی طاقت ہے اور قدرت ہے اور میرے ربّ کا نظام ہے اللہ تعالیٰ جس کو بچانا چاہے کروڑ جادوگر بھی اُس کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔

اس واسطے اپنے ایمان کو ہر وقت تازہ اور بے غبار رکھنے کیلئے اللہ کی قدرتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک انسان کو ایسے حصار میں رہنا چاہئے۔ جو شریعت نے بتایا ہے اُس کے مطابق وہ زندگی گزارتا رہے اُس کو مشعل راہ بنائے اِن شاء اللہ کوئی اس کو نقصان دینے پر قدرت نہیں رکھنے والا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ شریف میں تھے کہ ایک ضماد نامی انسان مکہ شریف میں آ گیا۔ ازدشنؤہ قبیلہ سے اُس کا تعلق تھا، اُسے اٹکل پچو کافی آتے تھے اور وہ لوگوں کے جن نکالتا تھا۔ مکہ شریف والوں کا یہ پراپیگنڈہ تھا کہ جو بھی باہر سے مکہ شریف آتا تو اسے کہتے کہ یہاں پر ایک بندے کو جن پڑے ہوئے ہیں اور وہ معاذ اللہ مجنوں ہو گیا ہے اُسے پتا ہی نہیں چلتا کہ میں نے بولنا کیا ہے کہ باہر سے آنے والے کو تعارف کرواتے۔ تو جس وقت ازدشنؤہ کا بندہ مکہ شریف آیا تو مشرکین مکہ کہنے لگے کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) (معاذ اللہ) مجنون ہیں۔ تو اُس آدمی نے کہا کہ اگر وہ واقعی مجنون ہیں تو میں جن نکال سکتا ہوں اگر میں اُس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اُس کو میرے ہاتھ پہ شفا دیدے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اُس نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہنے لگا، اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں ان جنوں کے معاملات میں دَم کرتا ہوں تو یہ جن کا مسئلہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے میری وجہ سے شفا عطا فرمائے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی بات سننے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

ان الحمد للّٰه نحمده و نستعينه و من يهده اللّٰه فلا مضل له و من يضلل فلا هادي له و اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له و ان محمدا عبده و رسوله (مسلم شریف: باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ، حدیث نمبر ۱۴۳۶، نضرة النعیم: ۴۵۹۷/۱۰) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، تو شنؤہ کا آدمی کہنے لگا یہ کلمات ایک بار پھر پڑھو، تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات دوبارہ پڑھے۔ اُس نے پھر کہا کہ ایک بار پھر یہ کلمات ادا کرو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تیسری بار بھی ان کلمات کو ادا فرمایا۔ جب آپ نے تین بار یہ کلمات پڑھے تو کیا ہوا۔
ضماد کہنے لگا میں نے بڑے بڑے جادوگروں کے کلمات سنے ہیں اور بڑے بڑے نجومیوں کی میں نے باتیں سنی ہیں اور بڑے بڑے شاعروں کے میں نے کلام سنے ہیں، آج تک میں نے تمہاری بات جیسی کسی سے بات نہیں سنی، جیسے آپکے کلمات ہیں اور آپ کا انداز ہے، یہ مجھے کہیں سے میسر نہیں آیا۔ میں دور دور تک گیا ہوں اور بڑے بڑے نجومیوں اور شاعروں سے میری ملاقاتیں ہوئی ہیں مگر یہ کلمات میں نے کسی سے نہیں سنے۔ میں یہ کلمات بار بار اس لئے سنتا رہا ہوں۔ ان کلمات میں اتنی گہرائی ہے کہ جتنی سمندر میں بھی نہیں ہوتی۔ یہ سمندر کی تہہ تک پہنچ گیا کہنے لگا۔ اپنا ہاتھ آگے کرو میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہوں۔ یہ اپنے عہد کا نجومی، جادوگر، کاہن سب کچھ کرنے والا جس وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پہنچا ہے تو اس کو سرنگوں ہونا پڑا ہے اور اُس کو ماننا پڑا کہ نبوت کی تاثیر ہی اصل میں تاثیر ہے اور نبوت کا نور ہی اصل میں نور ہے، نبوت تو نبوت رہی ولایت کی پاور کے مقابلے میں جادوگر ہیچ ہے۔

جادوگر کی گندگی اپنی جگہ رہی اُس کے اندر جو حقیقت کے مقابلے میں پسپائی ہے وہ بھی بالکل واضح ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ایک بادشاہ نے بہت بڑا جادوگر رکھا ہوا تھا۔ جب وہ بوڑھا ہوگیا اور مرنے کے قریب پہنچ گیا تو کہنے لگا کہ جو اس معاشرے میں سب سے ذہین ترین بچہ ہو میں اُس کو اپنا فن منتقل کرنا چاہتا ہوں۔ تو نہایت ذہین بچہ تلاش کیا گیا، اُس جادوگر کے پاس چھوڑ دیا گیا، بادشاہ نے اُسکے گھر والوں کو خاص سہولتیں دیں اور کہا کہ یہ بچہ جادوگر کے پاس جائے اور پڑھ کر واپس آجائے۔ بچہ روزانہ جادوگر کے پاس جانے لگا مگر جس رستے سے گزر کے جاتا تھا اُس میں ایک اللہ والے کا ڈیرہ بھی تھا۔ اُس بچے کی آہستہ آہستہ دلچسپی بدل گئی، وہ جادوگر کے پاس تھوڑا جاتا اور اللہ کے ولی کے پاس زیادہ بیٹھتا تھا۔ جس وقت گھر والے پوچھتے کہ تم نے دیر کردی تو وہ کہتا کہ جادوگر نے لیٹ کردیا اور جس وقت جادوگر پوچھتا کہ لیٹ کیوں پہنچے ہو تو وہ کہتا کہ گھر والوں نے لیٹ بھیجا ہے اس طرح وہ درمیان سے وقت نکالتا رہا اور اللہ والے کے پاس بیٹھتا رہا اُس کی روشنی سے روشنی پائی، اُس کی ولایت سے اس کا سینہ روشن ہوگیا اور ابھی بالکل بچہ ہی تھا۔ ایک دن اُس نے سوچا کہ میں آزماؤں تو سہی جادوگر جو کہتا ہے اُس میں کتنی پاور ہے اور اللہ کے ولی کی بات میں کتنی پاور ہے۔

ایک قافلے میں موجود تھا وہ قافلہ چلتا رہا یہاں تک کہ آگے ایک تنگ راستہ آگیا اور جہاں سے گزرنا تھا وہاں شیر بیٹھا تھا، لوگ سارے رُک گئے کہ شیر رستے پر ہے اور رستہ اتنا ہی ہے جہاں شیر بیٹھا ہے اگر وہ اُٹھتا نہیں تو ہم گزر نہیں سکتے کیونکہ خون خوار ہے تو اُس رستے سے دُور قافلہ رُک گیا۔ اس چھوٹے سے بچے نے چھوٹی سی کنکری ہاتھ میں اُٹھائی اور ہاتھ میں پکڑ کر اس نے یہ الفاظ بولے اے اللہ! جو جادوگر کہتا ہے اگر وہ سچا ہے تو پھر کنکری کا اثر نہ ہو اور جو ولی کہتا ہے اگر وہ سچا ہے تو پھر آج مجھے اس کا اثر دِکھادے۔ چھوٹے سے بچے کی کنکری جب لگی تو شیر رستے سے اُٹھ گیا، سارا قافلہ گزر گیا۔ بالآخر لوگوں نے سوچا کہ آخر اس بچے کے پاس کمال کیا ہے، اسے کہاں سے یہ صورتحال ملی ہے۔ وہ تو ایک ولایت کی پاور تھی اور پھر اس سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا۔

اس واسطے اصل پاور ایمان کی پاور ہے اور دوسری طرف شیطانی پاور ہے، وہ اس پاور کے سامنے ہیچ ہے اور ادھر گندگی بھی ہے خباثت بھی ہے اور جس وقت ایک بندے کا ایمان کامل ہے تو وہ اپنا وقت ایسے نہیں گزرنے دیتا جو وقت اللہ کو ناپسند ہو تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حصار بن جاتا ہے وہ بندہ شیطان کے وساوس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جادوگر کے بارے میں روایت

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جادوگر ایسا کافر ہے جس کو مرتد کہا جاتا ہے اور مرتد سے بھی اُس کا اگلا مقام ہے۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک جادوگر کی توبہ قبول نہیں۔ اگر کوئی شخص جادو کے دھندے میں پکڑا گیا اور اُس نے اعتراف کرلیا کہ میں جادو کرتا ہوں پھر وہ کہے کہ میں توبہ کرتا ہوں تو اس وقت اُس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ اس کا سر ضرور اُتارا جائے گا۔ (الزواجر ۱۶۹/۲) گرفتار ہونے کے بعد اُس نے کہہ دیا کہ میں نے کئی مہینوں سے جادو چھوڑ دیا ہے تو اب اس صورت میں توبہ قبول ہوسکتی ہے اگر گواہ پائے گئے کہ یہ جادو کرتا ہے تو حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک وہ شخص واجب القتل ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جادوگر کا حکم

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس شق کے ساتھ اُس کے قتل کو لازم کیا جب وہ اعتراف کرلے کہ میں نے فلاں بندے پر جادو کیا اور میرے جادو سے اس کو نقصان پہنچا اور وہ مرگیا تو اب ان کے نزدیک بھی وہ واجب القتل ہے۔

لیکن حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک علی الاطلاق اُس کے جادو سے کچھ ہوا ہو یا نہ ہو صرف اُس نے جادو کا اعتراف کرلیا تو اُس شخص کو قتل کردیا جائے۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ امام اعظم علیہ الرحمۃ سے بحث ہوئی کہ جس وقت مرتد کی توبہ قبول ہے تو جادوگر زیادہ سے زیادہ مرتد ہی ہے ناں تو پھر اس کیلئے توبہ کا چانس کیوں ختم کردیا، تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ مرتد صرف مرتد ہوا تھا وہ فساد فی الارض کا مرتکب نہیں ہوا تھا۔ اُس نے کلمہ چھوڑا دین چھوڑا اور پھر دین قبول کرلیا، اُس نے زمین میں فتنہ پیدا نہیں کیا، لیکن جادوگر کا ڈبل جرم ہے کہ یہ مرتد بھی ہوا، دین اس کا اس سے رُخصت ہوا اس لحاظ سے مرتد ہوا اور آگے اس نے لوگوں پر جو جادو کیا ہے یہ فساد فی الارض کا مرتکب ہوا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ جو زمین میں فساد کرے اُس کو اُلٹا لٹکا دیا جائے اس لئے اس کی توبہ کا دروازہ بند ہوچکا ہے ان دو جرائم کی وجہ سے اس کو قتل کرکے زمین کو منحوس جسم سے پاک کردیا جائے۔

یہ جتنی بھی سزائیں ہیں یہ اُن لوگوں کی ذمہ داری ہے جو شریعت کو نافذ کرنے والے ہیں، عام لوگوں کیلئے اس کا حکم نہیں ہے۔

اس میں حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ نے باقاعدہ حوالہ جات دیئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسی سزائیں دی ہیں اور ایسی سزاؤں کا بار بار اعادہ بھی کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تو یہاں تک مروی ہے کہ جس نے جادو کا اعتراف کرلیا اُس کو زمین میں کمر تک گاڑھ دیا جائے اور پھر اُس کو اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے، یہاں تک کہ وہ مرجائے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک لونڈی تھی اُس لونڈی نے جادو کیا اور اُس کا اقرار بھی کرلیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عبدالرحمٰن بن زید کو حکم دیا کہ وہ لونڈی کو قتل کردیں تو انہوں نے لونڈی کو قتل کردیا۔ (الزواجر ۱۶۹/۲)

جادوگر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ جادوگر مرد ہو یا عورت ہو اُن کو زندہ نہ رہنے دیا جائے اُن کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقاعدہ اپنی حکومت میں اسے اپنے قانون کا حصہ بنا رکھا تھا۔ (السنن الکبری للبیهقی ۱۳۶/۸، لزواجر ۱۶۹/۲)

اس واسطے آج اُن لوگوں کے بارے میں شرعی طور پر موت ہونی چاہیئے تاکہ پھر کوئی دوسرا اس راہ میں نہ نکلے۔ آج بے روزگاری ہے اور کتنے لوگ ہیں جو اُس کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں، کسی کے پاس جا بیٹھتے ہیں اور کچھ سیکھ لیتے ہیں اور آگے دھندے شروع کر دیتے ہیں یعنی اتنی گندی بات ہے کہ اس کیلئے توبہ کا دروازہ بند ہے۔ آج ماحول میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر جادو ہو چکا ہے اکثر اس بارے میں وہم کے سوا کچھ بھی نہیں، بالخصوص خواتین اسلام کو اپنے عقائد مضبوط رکھنے چاہئیں اور ضعیف الاعتقاد کو چھوڑ دیں معمولی علامات کو دیکھ کر یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہمارے اوپر جادو ہو چکا ہے۔ طبی طور پر اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ اس میں اور بھی کئی رُکاوٹیں ہو سکتی ہیں، تو یہ ضروری نہیں کہ جب رزق کی رفتار سست ہو تو ضرور کسی نے رکاوٹ ڈال دی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس میں اور حکمت ہو سکتی ہے۔ جادو کے اس مفروضے کو ذہن سے ختم کر دینا چاہیئے۔

جادوگروں نے حاضری کے طریقے بنائے ہوئے ہیں کہ وہ نابالغ بچوں اور بچیوں کو سامنے بٹھا کر دکھاتے ہیں یہ جب شرعی طور پر ان جادوگروں کا وجود حرام ہے اور اُن کا کام حرام ہے تو اس طرح حاضری کے طریقے کی شرع بالکل حمایت نہیں کرتی۔ یہ فتنہ اور فساد ہے کہ جس سے دکھایا جا رہا ہے کہ فلاں چیز اُٹھا رہا ہے، فلاں لے جا رہا ہے۔ یہ فساد فی الارض کا ارتکاب ہے جس سے گھروں کے گھر اُجڑ جاتے ہیں، خاندانوں کے خاندان لڑلڑ کے مر جاتے ہیں۔

اس واسطے ان باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ایسی حاضری نہ کروانی چاہیئے اور نہ اس کا کوئی یقین ہونا چاہیئے نہ اس کے قریب جانا چاہیئے۔ لیکن کسی کو گھر میں کوئی ایسی علامت مل گئی ہے خون پڑا ہو یا گوشت پڑا ہو یا اس طرح کی کوئی چیزیں پڑی ہوں یا آپ نے کسی کو دیکھ لیا ہے کہ اُس نے سوئی یا دھاگہ یا اس طرح کی کوئی چیزیں ملا کر بنائی ہوئی ہیں تو اُس سلسلہ میں اُس کا علاج شریعت میں موجود ہے اُس علاج کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے اور اللہ کے فضل پر دھیان دینا چاہیئے اور خواہ مخواہ کسی پر شبہ کرتے رہنا کہ یہ میرا قاتل ہے اس نے میرے بچے کے خلاف جادو کروایا ہوا ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو۔ (سورۃ الحجرات:۱۲)

قرآن کہتا ہے کہ ایسا ظن کرنا گناہ ہے کہ کسی کے بارے میں اپنے ذہن میں بنا لینا بغیر کسی ثبوت کے کہ فلاں بندے نے مجھ پر جادو کیا ہے یہ ٹھیک نہیں ہے اور جادوگروں نے جو ثبوت بنائے ہوئے ہیں یہ تو شریعت میں ہیں ہی نہیں۔

اس واسطے اپنے ذہن کو بالکل آزاد رکھنا چاہیئے اور ساتھ شریعتِ مطہرہ میں جو اَوراد ہیں اُن کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔

سورۂ بقرہ کی پہلی تین آیات اور آخری تین آیات کو اپنا وظیفہ بنانا چاہیئے۔ بالخصوص سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے سینے پر دَم کرتے رہنا چاہیئے اور مُعَوِّذَتین کی تلاوت کرتے رہنا چاہیئے۔

جادو کا علاج

اس سلسلہ میں مزید اَوراد موجود ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

101 مرتبہ پڑھ کر سوتے وقت اپنے سینہ پر پھونک ماردیں اور صبح اُٹھنے کے بعد بھی ایسا کریں تو اس سے یقیناً راحت محسوس ہوگی۔

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عجوہ کھجور کے بارے میں اعلان فرمایا، جس دن کوئی بندہ عجوہ کھجور کھاتا ہے تو اُس دن جادوگروں کے جادو سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسمانی کتابوں کے بھی ماہر تھے اور اس دین میں بھی اُن کو بڑی شان ملی وہ کہنے لگے اگر مجھے ایک وظیفہ نہ آتا ہوتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے یعنی جب میں نے کلمہ پڑھ لیا تو یہود کو میرے بارے میں اتنا دُکھ تھا اور اُن کو ایسے ایسے جادو آتے ہیں وہ چاہتے تو مجھے گدھا بنادیتے لیکن میں بچا کیسے ہوں، کہنے لگے وہ کلمات ہیں جن کی میں تلاوت کرتا ہوں۔ وہ کلمات جب میں پڑھتا ہوں تو جادو میرے قریب نہیں آتا۔ قِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ

کعب احبار سے کہا گیا کہ وہ کون سے کلمات ہیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ کلمات ہیں:۔

اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہٗ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا مَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ (مشکوٰۃ شریف:۲۱۸)

(موطا امام مالک باب ما یومربہٖ من التعوذ)

اسی طرح ابن بطال کہتے ہیں کہ وہب بن منبہ کی کتاب میں یہ بات موجود ہے کہ جس بندے پہ جادو ہوچکا ہے وہ کیا کرے......

وہ بیر کے سات سبز پتے لے لے۔ اُن کو اچھی طرح دو پتھروں کے درمیان کوٹ لے پھر اُن میں پانی ملالے پھر اُس پر آیۃ الکرسی پڑھے پھر اُس پانی سے تین چلو بھر کر اپنے اوپر وہ پانی ڈالے اور اس کے ساتھ غسل کرے تو اِن شاءاللہ تعالیٰ جادو کا اثر ختم ہوجائے گا۔ (الزواجر ۱۷۱/۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

 